لَشهدُ اَن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَرَسُولُہُ الَّذِی لَا نَبِیَّ بَعدَہٗ

ذیقعدہ
سنہ ۲۵
شمارہ ۳

سنہ ۵
ہجری
جلد ۲

منشور محمدی صاحب بزبان عبرانی

منشور محمدی صاحب بزبان سریانی

منشور محمدی صاحب بزبان حبشی

منشور محمدی صاحب بزبان فارسی

منشور محمدی

۹۵

۱۲

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
توریت بلا توریہ انجیل بہ تجسیل

بافاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ
گویا ہمہ صفت و سیرت مبرور محمدؐ

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع
توریت و ہم انجیل برافتاد ز تجسیل

توقیع خطائیت منشور محمدؐ
چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

قَالَ عِیسَی ابنُ مَریَمَ یَا بَنِی اِسرَائِیلَ اِنِّی رَسُولُ اللہِ اِلَیکُم مُصَدِّقًا لِمَا بَینَ یَدَیَّ مِنَ التَّورَاۃِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ یَاتِی مِن بَعدِی اسمُہٗ اَحمَدُ

قیمت سالانہ منشور کی معہ محصول ڈاک چھ ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو ارسال پیشگی سے اعانت فرماویں اور اگر کچھ نوشت و خواند درکار ہو یا مضامین رد نصاریٰ وغیرہ منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرماکے بنام **محمد شریف** مہتمم مطبع و اخبار منشور محمدی واقع معسکر بنگلور روانہ فرماویں اگر عالی ہمم حضرات زر قیمت یا عطیہ روانہ فرماویں تو بذریعہ نوٹ یا منی آرڈر یا مکت نصف آنہ بزیادتی فی روپیہ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری ارسال فرماویں

مثنوی

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی
وصف جسکی جناب باری ہی

نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم
وصف جسکی ہی شافع عالم

نام سے جسکے آج کل منشور
اہل باطل پہ ہو گیا منصور

ہی یہہ منشور بادشاہ امم
جلوہ افروز جملۂ عالم

اسمین اثبات دین ہی کامل
رد شبہات کجرو و جاہل

اسکے انوار سے ہین ہی عجب
شمس گھٹ گھٹ کے گرینگے کوکب

شمس تاباں کو جب کرے مستور
کیون نہ کوکب کو وہ کرے بی نور

اسکا ایک لمعۂ تاباں
ظلمت افشان بنے ہی نور افشان

اسکے دل سے ہین سب تمنائی
چاہتے سب ہین لیک عیسائی

غزل

رسول کبریا محبوب رحمان ہی احمد
خدا کی سامنے آپہی ہی گرانی رسالت کا

وہ ممدوح خدا منعوت ہوا ان ملایک ہی
ہمیشہ قرب ہی نام خدا سے نام احمد کو

نصاری منکر عیسیٰ ہین جو منکر ہین احمد کے
یہہ مت کیون نہو توریت مین سو سو جا مذکور

محمد مورد مدح احد ہین دین و دنیا مین
جو ہر ساعت وحوش و طیور و دیو و جن مسخر تھے

الٰہی ہونگے ذات مسمی کسقدر پیارے نور
جو روشن ہی بشکل مہر تابان سے احمد

عیان ہی شامل آیات قرآن سے احمد
ہوا ممتاز عالم شاہ دی شان سے احمد

نہونے کسطرح محمود انسان سے احمد
ہوا اسم احد پر کیا ہی قربان سے احمد

کہ فرماتے ہین خود وہ روح یزدان سے احمد
تلاوت کرتے ہین تالی فرقان سے احمد

ہوا نام خدا بس کیا ہی شایان سے احمد
تو کیا مقارنت مہر سلیمان سے احمد

جو روشن ہی بشکل مہر تابان سے احمد

پس قوم افغان کو سرکار کی عنایت کا ممنون احسان ہونا چاہئے اور عام کے الزام کی پروا نکرنا چاہئے ۔ ہم امید کرتے ہین کہ ہمارے ہمعصر ہی آئندہ سے ہمیشہ اسبات کا بہت بڑا لحاظ رکھینگے کہ ایک شخص کے جرم مین اوسکی قوم کو شریک نکرینگے

از جریدہ روزگار مدراس

اخبار مارننگ پوسٹ کی رائے

اخبار مارننگ پوسٹ بیان کرتا ہی کہ اس جاری سفارت کا ہمارے ہندوستانی حالت پر ایسا ہوا کہ اوسمین مبالغہ ہونا ممکن نہین ہم کو ایک ادنی رئیس کے ہاتہہ سے توہین جنگے ۔ برو ہوئی ہے اور اس توہین سے دوگنا اثر ہوگیا ہی اس امر سے ایسی کارروائی ظاہر ہوتی کہ معاملہ کی حالت اور ہوگئی پس ہمکو مجبوراً افغانستان کو اپنی سلطنت مین داخل کرنا ہوگا یا کسی اور شخص کو بادشاہی خاندان مین سے تخت پر بٹھانا ہوگا مگر اسمین تامل نہین ہی کہ اس توہین کا بدلہ کافی طور سے لیا جاوے اور روسی قاصد کابل سے نکال دیا جاوے اور ایک انگریزی رزیدنٹ وہان جاوے موقوف

اخبار دیلی ٹیلیگراف کی رائے

اخبار دیلی ٹیلیگراف تحریر کرتا ہی کہ کوئی ہندوستانی گورنمنٹ ایسی بات پر خاموش نہ رہتی کہ امیر شیر علیخان نے کی ہی قایم نہین رہسکتی اگر امیر شیر علیخان تنہا ہوتے اور اونکو ایک بڑے ملک نے ترغیب نہ دی ہوتی تو ممکن تہا کہ معاملہ کیا جاتا لیکن تمام ایشیا اور یورپ اس سے خوب واقف ہی کہ جو کچہ گفتگو علی مسجد پر وقوع مین آئی اسکا بانی مبانی روس تہا اس سبب سے لازمی کارروائی کرنی پڑیگی افغانستان مین لڑنا کسی کو پسند نہین لیکن ہمنے خود اپنے ذمہ یہہ جنگ نہین لی بلکہ ہمکو اپنے مقصد اور عزت کے لئے مجبوراً لڑنا پڑیگا اس حالت کے لئے ضروری ہی کہ جلال آباد یا قندہار یا درہ خیبر پر فوراً قبضہ کر لیا جاوے اور اگر اس سے امیر صاحب ہوش و حواس مین نہین آئینگے تو ہمکو لا بد آگے بڑہنا پڑیگا جو کچہ توہین کی گئی تہی وہ بیوجہ تہی ہمارے طرف سے کوئی زیادتی وقوع مین نہین آئی فقط

اخبار پالمال گزٹ کی رائے

اخبار پالمال گزٹ بیان کرتا ہی کہ جو لوگ نئی سال سے یہہ تحریر کرتے تہے کہ کچہ نہین ہی اب وہی لوگ واقعات حال سے آگاہ ہوکر بیان کرتے ہین کہ ہم پہلے سے یہہ کہتے تہے جیسا کہ اخبار تایمز بیان کرتا ہی کہ پہلے سے یقین نہ تہا کہ ایسا وقوع مین آئیگا اور آخر کار ہماری مرضی سے وہ وقوع مین آیا شاید اسکے معنی یہہ ہین کہ روس و ترکی کی جنگ مین جو کچہ وزرا نے کارروائی کی وہ اسی غرض سے تہی کہ یہہ واقعات پیش آئین لیکن وہ بیان کرتا ہی کہ حاکم افغانستان بہت حقیر ہی اور اوسکو بہت جلد سزا دیجائیگی اور کوئی ایسے نہین ہین کہ جس سے دشمنی افاغنہ سے کچہ خوف پایا جاوے یہہ ایک ہمپونی سی لڑائی ہے جو کہ ہم اکثر تمام جہان مین لڑا کئے ہین لیکن ان مین معذرت سے توہین بخوبی رفع ہوسکتی ہے اور اس عرصہ مین موسم سرما بھی گذر جائیگا مگر جب تک لڑائی نہوگی امیر صاحب معذرت نکرینگے پس اس صورت مین آئندہ مین معذرت کی نوبت آئیگی اس عرصہ مین دیکہنا چاہئے کہ شاہ روس اور سلطان روم

کے ہاتھ مین کیا علاقہ موجود ہی انگلستان و روم کا علاقہ فی الحال
اچھا نہین ہی دوم دیکھنا چاہئے کہ وزرای انگلستان کی کیا
رای ہے اب بھی آیا رای مین اتفاق ہی یا نہین۔

سلطان عبدالحمید خان خلد اللہ ملکہ

کوی زمانہ وہ تھا کہ انگریزی ایڈیٹر اور تاریخ کے مولف ترکی
سلطنت کو بیمار لکھا کرتے تھے جیسے کہ معرکہ پلونا اونکے انگلیون
کے سامنے پھر گیا تب سے اوس سلطنت کے سپاہی اور
بادشاہ کو نہایت ادب اور تعریف کے ساتھ لکھا کرتے
ہین اگرچہ ترکی سلطنت کو بسبب چند ناعاقبت اندیش
افسرون کے فتح نصیب نہوی باوجود اسکے اہل یوروپ جو انصاف
و ایمانداری سے معرف ہو گئے۔ ڈاکٹری صاحب جنکی ایک
تاریخ معرکہ رزم روم و روس کی لکھی ہے وہ ایسے لفیسر اور
صحیح ہین کہ کوی تاریخ اوسکی مقابل نہین ہے۔ وہ لکھتے
ہین کہ اب ترکی سلطنت کے اولعزم حاکم نے اخراجات
فضولی کو بالائے طاق رکھہ دیا اور اپنے وضع پر کاروبار ریاست
کو چلا رہا ہی سلطان کے نوسو عورتون کی افواہ سراسر غلط نکلی
حقیقت مین سلطان حال کو ایک ہی بی بی ہی اور محل سلطان
نہایت آراستہ ہی مگر جو کمرہ سلطان کا خاص ہی اوسمین
بہت تکلف نہین ہی صرف چار سنہری کرسیان اور
ایک طلائی کوچ اور ایک عمدہ گنبہ ہے اور دو تین تصویرین
فقط کمرے مین لگے ہوے ہین اور ایک چھوٹا سا میز ہی
سلطان کا سن شریف ۴۷ سال کا ہی چہرہ زرد میانہ
قد رنگ نہایت برے گویا ہوے چین کے آنکھہ انکے چہرہ
پر چسپان کر دئے گئے اور جب سے تخت پر تشریف رکھے تب سے
چہرے پر آثار تفکر پاے جاتے ہین اور وقت تقریر نہایت
ملایمت سے گفتگو کرتے ہین گویا سامع کے روبرو پھول جھڑتے
ہین اور پوشاک بھی پورپین پہنا کرتے ہین۔
مورخ ممدوح کا قول ہی کہ مین کسی ایک ترکی امیر کو اسقدر
پاک از تعصب نہ دیکھا اونکا منشا اور خیال یہہ ہی کہ ملک آباد
اور رعایا کی بہتری ہو پرہیزگاری از حد زاید ہی صابر ایسے
کہ سوے خداے پاک کے کسی سے التجا کرنا عیب جانتے ہین
اور محنتی ایسے کہ گویا کوی افسر اعلی صبح سے شام تک اپنے
امورات مفوضہ کا سرانجام دیتا ہی حالت جنگ مین روز
مرہ اونکے اوقات اسطرح گذرتے تھے چھہ بجے صبح کو بیدار
ہو جاتے اور آٹھہ بجے اپنے سکرٹر کو بلاتے اور جو کچھ احکام
و احکام ہو جاری فرماتے اور گیارہ بجے تک کام کیا کرتے
بعد آدہہ گھنٹے تک خاصہ تناول فرماتے اور پھر پانچ بجے
صبح تک کام مین مشغول رہتے ہین اور بعد شام شب کا
خاصہ ایک گھنٹے تک تناول فرماتے اور نصف شب تک
اون لوگون سے ملاقات ہوتی جنسے صلاح و مشورہ کرنا ہوتا
جبکہ گرانڈ ڈیوک نکلس نے قسطنطنیہ کے سلامتی کے لئے ترکی
سلطنت کے جہازات طلب کی اور تمام افسران نزدیک و
دور سے روسی افواج سے ہراسان ہو گئے تھے اور قسطنطنیہ
کے جانے مین کسی کو شک و شبہہ تھا باوجود اسکے
سلطان المعظم نے اپنی مستقل المزاجی سے اون
قیمتی جہازون کے دینے سے انکار کیا اور کہا کہ گرانڈ ڈیوک

کہدو کہ مین کبھی اپنے جہازات حوالے نہ کرونگا بلکہ مین اسکو بہتر سمجھتا ہون کہ مین خود ایک جہاز پر چڑہ کے چلا جاؤن اور پھر روسیون کو اختیار ہی جو چاہین سو کرین مگر میرے روبرو کسی جہاز کو بھی دینا نہین چاہتا ہون سلطان کے اس صاف جواب نے روسیون کے عزم کو باطل کردیا اور جہازات تمام بچ گئے اور انگلستان جنگ سے محفوظ رہا پھر جبکہ روسیون نے ترکی کے لینے کی اجازت چاہی تاکہ باسفرس کے کنارے کی بلندی کو قلعہ بندی کرین تو صرف سلطان ہی نے اس سے انکار کیا اور نتیجہ یہہ ہوا کہ دریای باسفرس پر جو کچھ ارادہ روسیون کا تھا اوسپر کامیاب ہوسکے پھر روسیون نے جبکہ پای تخت مین داخل ہونا چاہا تو سب پاشا لوگ خوف زدہ ہوگئے تھے صرف سلطان ہی نے روکنے مین اپنے دو نوجوا مرد سپہ سالارون کو مامور کردیا ایک اون مین غازی عثمان پاشا اور دوسرے احمد مختار پاشا ہین اور دوسرے شیرون کی تجویز کو چلنے نہ دیا ورنہ روسی پای تخت مین داخل ہوجاتے اور پھر وہان سے کبھی نہین نکلتے۔ روسیون نے بہانے سے نزدیک آنا چاہا اور کہا کہ ہم اس امر کی اجازت چاہتے ہین کہ سنت سفایا مین عبادت کرلین مدت کی ارزو کو برلاوین اور معبدان یونانی کو ہمارے لشکر مین بھیج دین تو سلطان نے کسی ایک بات کو اونکے قبول نکیا۔ یہہ کام نہایت مستقل مزاج اور جوانمرد کا ہی نہ ماد مشما کا علی الخصوص ایسے وقت مین کہ دشمن خونخوار انبوہ انبوہ فوج سے قسطنطنیہ کے بالاحصار کے قرب وجوار مین پہونچی اور سلطان اونکی ایک بھی عذر کو نہ قبول کرے یہہ دلیل کمال استقلالی اور ذاتی بہادری کی ہے مگر وہ میدان جنگ مین نہین گئے اگر جاتے تو گہر مین فساد ہوتا اور چند خانہ برانداز لوگ قابو جوتے کہ سلطان کی غیر حاضری مین خاطر خواہ فتور برپا کرین چونکہ سلطان اس حال و مال سے اگاہ تھے اپنے دانائی سے جنگ گاہ پر جانا پسند نہین کئے۔

از جریدہ روزگار مدراس

اخبارات تار

الہ آباد - ۲ نومبر

امیر صاحب کابل کو اخیر بات اس معنی کی پہنچی جاتی ہی کہ وہ معاہدہ سلطنت انگریزی کے شرایط مطلوبہ کو کامل طور پر قبول کرلین اور اسبات کی بھی اگاہی کیجاتی ہی کہ امیر صاحب کابل اگر اسکا خلاف کرین تو فوج انگریزیہ انکے ملک پر پیش قدمی کریگی امیر صاحب موصوف کے جواب کے آنے تک سرکار انگریزیہ کی طرف سے شملہ مین جنگی تیاریان ترقی کے ساتھہ جاری ہینگے۔

الہ آباد - ۲ نومبر

امیر صاحب کابل سے اخیر بات کی طلبی ۲۰ دین ماہ نومبر کے پیشتر کی گئی ہے اگر بعد تاریخ مذکور کے جواب باصواب پشاور مین نہ آوے تو اسوقت مین فوج انگریزیہ ملک افغانستان مین پیش قدمی کریگی۔

اور یہہ بات بھی سمجھی جاتی ہی کہ امیر صاحب کابل سرکار انگریزیہ کو اس بات کا دلاسہ کردینے کے لئے کہ روسی فوج اپنی امداد کو پہونچنے کا

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از حمد و ثنائے حق تعالیٰ — شد مرتبۂ سخن دو بالا
و نعت رسول سرور دین — گردید زبان خامہ شیریں
گشتہ ز صفات آل و اصحاب — ہر نقطہ و حرف دُرِّ خوش آب
در مدح و سپاس لطف سلطان — در قالب نظم آمدہ جان

اما بعد ناظرین اخبار بلاد و معمار روشائقین دریافت حالات شہر و دیار کی رائے رزین پر مخفی نرہے کہ اخبار نامی و صحیفۂ گرامی **الجوائب** محب صادق دولت علیۂ عثمانیہ دار السعادۃ قسطنطنیہ غرنصرہ مین اٹھارہ سال سے بزبان عربی ہفتہ وار جلیۂ انطباع سے آراستہ ہوتا ہی۔ اخبار صحیح و کلام فصیح و مضامین دلپذیر و نصایح پر تاثیر سے پیراستہ ہوتا ہی۔ حسن اہتمام و فصاحت کلام بلاغت نظام مین یہہ صحیفۂ مرضیہ لاجواب ہی بلا مبالغہ تمامی اخبارات عالم مین انتخاب ہی۔ اور سیر اوسکے عالم اجل فاضل بے بدل شہرۂ آفاق ہر علم و فن مین طاق حضرت سیدی و مولای ابو العباس احمد **فارس افندی** الملقب بالشدیاق اور مہتمم و مدیر اسکے متصف بصفات حمیدہ و واقف علوم قدیمہ و جدیدہ المشہور فی الاکناف و الاطراف المستغنی عن الاطناب فی الاوصاف حضرت سید **سلیم فارس افندی** ہین کہ جنکے علم و فضل کا شہرہ عام ہی۔ اون کے لیاقت فطانت و استعداد و کمالات مسلّم کافۂ انام ہے ؎ اگر فلک بکند جستجوی ما مثل ش و نظیر شان بجہان یافتن بود ز محال ؛ اسی وجہ سے

یہہ صحیفۂ شریفہ شرق سے غرب تک مشہور خاص و عام ہے ثمر حسنات مالاکلام اور منتج فوائد تام ہی اسی اخبار نامدار کی برکت سے درمیان مسلمانان ہندوستان و سلطنت روم کے سلسلۂ مودت و اتحاد اور رابطۂ الفت و وداد پیدا ہوا۔ اور باہم اُن دو فرقۂ اعظم کی واسطہ ہمدردی و معاونت ہویدا ہوا۔ دنیا مین یہہ اول ہی پرچۂ اخبار ہی کہ جسکی یہہ تاثیر ابد الآباد تک یادگار رہی۔ مقتضائے انسانیت یہی ہی کہ اپنے بنی نوع کو ہر طرح فائدہ کامل ہوتا رہے اور اشاعت اسلوب تہذیب و تالیف قلوب بعید و قریب سے نفع حاصل ہوتا رہے۔ مظہر اس صفت کاملہ کا بالتحقیق یہی اخبار برکت آثار ہے۔ اور سیر و مہتمم اوس کا دنیا مین لایق تحسین و آفرین بے شمار ہے۔ اور آخرت مین بھی ہر آئینہ مستوجب مرحمت و مغفرت پروردگار ہی۔ بالفعل ایک وجہ خاص سے مدیر مطنوعات دولت علیہ یعنے سپرنٹنڈنٹ ترکی گورنمنٹ پریس نے حکم تعطیل اس اخبار زریں کا واسطے تین ماہ کے صادر کیا۔ گویا اپنی لیاقت شعر فہمی سے تمام عالم کو ماہر کیا اوسکے ناظرین کو کمال رنج و ملال ہوا۔ متحیر و انتشار لاحق حال ہوا۔ بارے شکر باری کہ حین حالت بیقراری مین صحیفۂ الجوائب سرمۂ چشم انتظار ہوا۔ باعث دفع تردد و اضطرار ہوا بعینہ مضمون ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد کا اظہار ہوا واضح ہو کہ حضرت سلطان الاعظم و خاقان الاکرم نے بمجرد استماع اس خبر کے فوراً حکم تعطیل اخبار منسوخ کیا اور بدستور قدیم اجراء اوسکا منظور

کیا اور نیز اس اخبار گوہر بار کو براہ قدر شناسی و عزت افزائی آئندہ سے اپنے سایہ حمایت مین لیا۔ اس سے قدردانی و فیضرسانی حضرت سلطانی بخوبی ظاہر ہے۔ اور کمال واقفیت رموز ملکداری و مصالح نصفت شعاری باہر ہے۔ صبیح خواہد سلطنت شخصی اور اجرا قانون اساسی اون کے حسن انتظام و رحمدلی و مال اندیشی پر دلیل آشکار ہی اور تجویز آزادی اخبارات سے برخلاف معمول سابقہ تحسین احوال رعایا و برایا کے لئے امید استوار ہی ؎ توای شہ بخوبی خلاق خویش ۔ سبق بردی از بادشاہان پیش ۔ زہے دین و دانش زہے عدل و داد ۔ زہے ملک و ملت کہ پایندہ باد ۔ رموز مملکت سے آگاہ ہر شخص پر یکسان نگاہ التفات و اشفاق ہے۔ طبایع مختلف مین اون کے عدل و انصاف و ائتلاف سے ہمہ تن اتحاد و اتفاق ہے سطوت معدلت سے گرگ پاسبان گوسفند ہے۔ ظالم و نافرمان اپنے کیفر کردار سے ہمیشہ پریشان و دردمند ہے۔ الغرض ؎ چون در خور تو نیست کسی را زبان مدح ۔ آن بہ کہ اختصار سخن پرورد عا بود ۔ باد ابقای رفعت و جاہ و جلال تو ۔ چندانکہ آسمان و زمین را بقا بود ۔ وہو صاحب الرای السدید والشرف المجید والاخلاق الحمید ملک العرب والعجم مالک رقاب الامم سلطان البحرین۔ خاقان البرین۔ شاہی اسکندر ذوالقرنین خادم الحرمین الشریفین مؤید الاسلام والمسلمین امیر المومنین ظل اللہ تعالی فی الارض امام المستظلین یوم العرض السلطان ابن السلطان والخاقان ابن الخاقان

سلالۃ سلاطین آل عثمان المخصوص بعنایۃ اللہ الملک الدیان
آسد المعارک والمغازی حضرت سیدنا و مولانا السلطان
عبد الحمید خان الغازی خلد اللہ تعالی ملکہ و سلطنتہ
بین الانام الی قیام الساعۃ و ساعۃ القیام ولا زالت
اعلام اقبالہ رافعۃ و سموس اجلالہ ساطعۃ ؎
یارب ز جمال این جہاندار ۔ آشوب گزند را نگہدار ۔ بحرمۃ
سید الابرار و آلہ الاطہار و اصحابہ الاخیار ع این دعا
از من و از جملہ جہان آمین باد ۔ فقط .....

کتبہ المعتصم باللہ القوی المتین ابو الحامد محمد علیخان
حماہ اللہ فی کل حین و آن ۔ وجعلہ من تبعۃ حضرت السلطان
من مقام فتح گرد .....

اشتہار کتاب سعادت دارین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

الحمد للہ والمنہ کہ کتاب **سعادت دارین** بفضلہ تعالی بہمہ وجوہ تیار ہوی اور پیشگاہ عالیجناب فلک رکاب
معدن جود و سخا و فخر الطاف و عطا **جناب نواب**
محمد ابراہیم علی خان صاحب بہادر سلمہ اللہ تعالی
والی ریاست کوٹلہ مالیر متعلقہ حاطہ پنجاب مین
بکمال افتخار پیشکش کی گئی جو صاحب کتاب کو مطالعہ فرماوین جناب
ممدوح اپ کے حق مین دعاے خیر زبان پر لاوین۔

اعلان

تعداد طبع اول کتاب ہذا ایکہزار
جلد۔ قیمت مع محصول ڈاکخانہ فی جلد چار روپیہ ۔ منجانب آنہ

والیان ملک وصاحبان حشم کی خدمت مین بطور ارمغان سلا
ہوگی قیمت نہ لیجائیگی البتہ ہونکو علاوہ صلہ دینے کا اختیار ہی ہے
کتاب رجسٹری کی گئی ہے کوئی صاحب بلا اجازت بندہ قصد طبع

تفرماوین۔

المشہر بندہ حاجی حکیم محمد فرید الدین عفی اللہ عنہ مصنف کتاب
ومالک مطبع محمدی واقع کوچہ مالیر

فہرست ابواب کتاب سعادت دارین

باب اول مین مندرج ہی حال اپنے سفر وغیرہ کا
مع طریق سفر وحج وزیارت وغیرہم۔

باب دوم مین مندرج ہی نصایح سفر بری بابت
صحت جسمی وغیرہ۔

باب سیوم مین مندرج ہی نصایح سفر بحری بابت
صحت جسمی وغیرہ۔

باب چہارم مین گفتگو ہے بابت حفظ صحت
مسافر بر و بحر بطور جامع کلیہ۔

باب پنجم مین مندرج ہی حال امراض بری اور
مداوا اوسکا۔

باب ششم مین مندرج ہی حال امراض بحری اور
مداوا اوسکا۔

باب ہفتم مین مندرج ہے علاج امراض بطور مجمل ومسافر

باب ہشتم مین مندرج ہی علاج مسموم مشروبہ و
طرد ہوام کا۔

باب نہم مین مندرج تدبیر حوایل وموضع حمل ومولود
ورضاع ومرضعہ کے۔

باب دہم مین مندرج ہی علاج صبیان کا

باب یازدہم مین مندرج ہین ادویات ہاضم و
مسہلہ۔ اور فہرست امرکبات۔

خاتمہ مین مندرج ہی حال فرضیت وفضایل حج وزیارت
مزار رسول اللہ علیہ السلام اور مسایل متعلقہ حج اور اشعار
حمد ونعت ومناجات وغیرہ۔

ناظرین کتاب کے خدمت مین التماس ہے کہ خاکسار
کو دعای خیر سے یاد فرماوین۔ اور جس جگہہ سقم پاوین اصلاح
فرماوین۔ یا بقول شاعر۔ اگر اصلاح نتوانند پوشند۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ
جَمِیْعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ مَعَ اَھْلِیْ وَمَلَازِمِیْ
دَائِمًا اَبَدًا یَا حَفِیْظُ

بقیہ اکل شجرہ اور قبول توبہ

دفعہ ۹۵ شیر شیوم اور انسان جو سانپ کا سر کچلتا
ہی اور سانپ اوسکی ایڑی کو کاٹتا ہی یہہ بھی اسکی فطری
اور طبیعی خاصیت ہی جیسے شیر اور بھیڑیا آدمی کو پھاڑ ڈالتا
ہی جس سے ناحق عیسائی جناب مسیح علیہ السلام کی بشارت
نکالا کرتے ہین بلکہ چھڑی کی کوئی بنانے سے قربانی مسیح
کی بھی کھینچ کھانچ کر نکال دیا کرتے ہین چنانچہ صاحب طریق
الحیات نے ایسے ایسے بہت خیالات دور از ہے ہین باقی
اوس سے بہت ارضی کی جگہہ مستخلص ہو سکی ہے نہ نیک و بد کی

یہجان کی ماہیت نہ درخت حیات کی حقیقت نہ وجود شرکا
سبب ہوے لم یکن کہتا ہی کہ اسکا کچھ ذکر کتب مقدسہ مین نہین
ہے اور محض بیان پر قاصر ہی پس بمقابلہ اسلام کے بھی
انصاف یہی ہے کہ حضور عقل کو تسلیم کر لیا جاوے اور بے
ایمان یہود کے طرح یا ملاحدہ اور دہریہ کی پیروی کر کے کفریات
اور ہذیانات نہ بکے جایا کرین تو مناسب و مقتضی ہے

دفعہ ۱۶۰ شبہ چہارم خدا نے جو باغ عدن کے پورب
طرف کروبیون کو جو چارون طرف پھرتے تلوار کے ساتھ
مقرر کیا ہی وہ کسیکو دیکھنے کیون نہین پڑتا ہی بیان سے
تو صاف ثابت ہوتا ہی کہ جنت آدم علیہ السلام کی سماوے
اور عالم غیبت تھی نہ ارضی اور عالم شہادت خواہ عالم مثال
ہو جو غیبت و شہادت مین باعتقاد مسلمانون کے برزخ
اور واسطہ ہی راقم محمد سلیم اللہ عفی عنہ عالم مثال و غیرہ

دفعہ ۱۶۱ بیان پر مناسب معلوم ہوتا ہی کہ کچھ حقیقت
عالم مثال کی اور حقیقت روح اور موت اور اموات کی
بیان کر دی جاوے تاکہ حضرت آدم کی بہشت اور اونکی روحانی
خاصیتین اور اونکے موت روحانی اور جسمانی کی کیفیت اور
جو سعادت اون کو حاصل کرنا لازم تھا اوسکا حال اور اکل
شجرہ سے سعادت مطلوبہ مین کسقدر نقصان ہوا اور پھر
کیونکر توبہ قبول ہو کر عفو تقصیر اور استحقاق رجوع بسمت
بہشت حاصل ہو گیا یہہ سب مراتب اچھی طرح سے ذہن
نشین ہو جاوین۔ **دفعہ ۱۶۲** احادیث کثیر سے ثابت
ہی کہ علاوہ عالم عنصر کے ایک اور عالم موجود ہے جسمین

معانی اون اجسام کے ساتھ متمثل اور متشکل ہوتے رہتے ہین
جو اجسام صفات مین اون معانی کے مناسب ہین اور اشیاء
اوس عالم مین قبل موجود ہونے کے زمین پر ایک طرح سے
متحقق ہو لیتے ہین پھر جب زمین پر پاے جاتے ہین تو بعینہ وہی
وہی معانی مجسم ہوا کرتے ہین اور بہتیرے چیزین ہین جنکا
عوام الناس کے نزدیک جسم نہین ہی وہ مستقل اور نازل
ہوا کرتے ہین اور سب آدمی اونکو نہین دیکھتے **دفعہ ۱۶۳**
اب اوسکے چند نظیرین مسند حدیث مین ہی کہ دنیا بروز
قیامت ایک پیرزال کے صورت کالوی بدشکل نیلی دانت
پیلا مونہہ سفید گالا سی بال جسمین بعض سیاہ ابتر ہوے
پیش کی جاوے گی نیز حدیث مین ہی کہ ای ابل عرب جو مجھے
دیکھ پہچانتے ہے کیا تم بھی دیکھتے ہو کیونکہ مین دیکھتا ہون
تمہارے گھروں کے اندر فتنے فساد ایسے پڑ رہے ہین جیسے
مینہہ کے بوندین پڑا کرتے ہین اور نیز حدیث معراج مین ہے
کہ مین چار ندیان دیکھین دو باطنی اور دو ظاہری سو مین نے
کہا کہ اے جبرئیل یہہ کیا ہے تو اونہون نے کہا کہ باطنی دو
جنت مین ہین اور ظاہری نیل اور فرات ہین **ف**
اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نیل بھی انہار جنت سے ہی
جیسا کہ مطابق تورات کے عدن سے جو ایک ندی نکلی
تھی وہ وہان سے تقسیم ہو کے چار سرے اور وہانی چار
ندیون کے بنگئی ہے جنکے نام یہہ ہین فیسون یا سرچن
اور جیحون اور دجلہ یا حدقل اور فرات یہہ چارون بھی
انہار جنت سے ہین اسمقام پر صاحب طریق الحیات نے

نور محمدی

لکھا ہے کہ وہ باغ جنت زمین مین شام سے پورب کے طرف تھا کہ آسمان پر جیسا کہ اکثر محمدی علمانے خیال کیا اور یہودون کی حمایت کی کتابون مین ثابت اور بیان ہوا ہی چنانچہ ہوسکے جواب مین راقم کہتا ہی کہ اوسکا بیان نہین قرآن مین ہے نہ حدیث متواتر مین جو موجب علم قطعی ہوا کرتی ہے اسلیے بعض محققین اسلام نے اوسکو نہین پر مانا ہے لیکن یہہ ضرور ہمارا اعتقاد ہی کہ ہوسکا مثل باغیچہ ہا۔ے دنیا کے نہ تھا کیونکہ وہ خداوند کا نگا یا تھا نہ کسی مالی کا اور روحانی تھا کیونکہ اوسکا پہلن بھی جیسے حضرت آدم حوا دون کی بی بی روحانی تھین ہو لیا تھا کہ پہلے سے عورت اسمین بن سکتی تھی اور آدم کو ایذا پسلی نکال لینے سے بھی نہوتی تھی بلکہ خواب سے بھی پسلی نکال لینا بیدار ہکر سکتا تھا اور اوسمین ایک میوا درخت بھی تھا کہ درخت حیات کہلاتا ہے اور ہوسکی اب تک کرولی جھکتی ہو چاردن طرف پھرتی تمہارے گمراہی کرتے ہین اور آدم اگر اوسے کھاتے پیتے تو کبھی نہ مرتے خلاصہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم اصول الاحسان

لحصول الامان یعنے نیکوکاری کی اصول نجات پانے کے واسطے۔

دفعہ ۱ اکتابے بندہ مذنب اذاہ محمد سلیم اللہ ولد مولوی احسان اللہ ابن مولوی مشاہ سامان اللہ قوم سید کہ یہہ فرقہ بنام نہاد اپنے ابا کے مین ایک

عام طریقہ نجات کل بنی آدم کا ازآدم تا ایندہ بن تا آخر عالم کی بیان مین کتب معتبرہ اسلام سے لکھے دیتا ہون تا مغالطہ دہی یا غلط فہمی نہ ہو۔ بی خصوصاً سلف طریق الحیات سب پر واضح اور آشکار ہو جاوے کیونکہ اوسنے اصل موسسہ نجات تمام نسل بنی آدم کا واقعہ صلیب کشی جناب مسیح کو بزعم فاسد خود مشہور کر رکھا اور اہل ایران اور اہل چین اور اہل ہند اور اہل اسلام کے وسایل نجات کو قاطبہ اپنے زعم مین رد کیا ہی دفعہ ۱۹ تعصب قوم مین اس بخشش کی تحقیق لکھنے مناسب نہی کیونکہ پہلے آدمی کا ہیزگناہ جمع سیئہ سے ثابت گیا ہوگا وہی اوسکی اولاد کے واسطے مدار نجات ہوا کرتا ہے دفعہ ۱۰ خدا کی قدرت اور اسلام کی حقانیت کا کچھ عجب نہین کہ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مین جا بجا بنی آدم کا فیصلہ ایکدن پر یعنے قیامت پر اوٹھا رکھا ہی اور فرمایا کہ ان اللہ یفصل بینھم یوم القیمۃ فیما کانوا فیہ یختلفون ترجمہ خدا بنی آدم مین فیصلہ کریگا روز قیامت اوسکے اختلافات کے جنکے وہی بات ہمارے الہامات کے مخالف کے لیے بن پڑی مشہور حق ہیں جب جلدی جاہل ہوگئے اور دھوم مچی کہ ہم اگرچہ ساری کتابین پڑھا ہی طب قدیم و جدید کی مین دفعہ ۹ اچنانچہ صفحہ ۱ مین لکھا ہی کہ اگر کوئی پوچھے کہ جس لوگون نے مسیح کو صلیب پر چڑھتے دیکھا سنا اور ساتھ نہ دیا کرتے تو ہم اوسکا جواب شافی نہین دے سکتے

بھر مطابق ہوگا باب ۲ آیات ۱۰ ۱۱ سے بہ ثابت کرونگی
کہ سزا ہوگی اور خدا انصافی اور قلبی شریعت کے موافق انکا
فیصلہ کریگا اور پھر مطابق نامہ رومیہ باب ۲ آیہ ۱۲ کے لکھتا
ہی کہ جنکو شریعت نہین ملی اور انہون نے گناہ کئے بغیر شریعت
کے ہلاک ہونگے **دفعہ ۱۹۲** راقم کہتا ہی کہ شریعت
اور مدار نجات اگر کفارہ جناب مسیح تھا تو خدا نے سب کو
کیون نہ پہونچایا کہ وہ بیچارے سب نجات پاتی اور نصاری
کا کلیہ ہے غیر منقض رہتا یعنے بجز کفارہ دوسرا مدار نجات
نہین اور اب تو اہل انصاف بھی مدار نجات شہرا اور اہل
ہند وچین وایران نے اگر موافق اتفاق دلی کے کیا ہوگا
تو بقول نصاری بھی ناجی ٹھہرے پس ایک اور بھی وسیلہ
نجات نکلا پھر مین کہتا ہون کہ بیچارے تو صرف بنی اسرائیل
ہی ہین اور پھر روح القدس نے جو ہدایت کی ہے اونکے دلون
کو بھی نہین پھیرا بلکہ مثل فرعون کے اور سخت کردیا یہانتک
تک کہ بیہودا اسخریوطی تک جو بارہ مین سے ایک حواری
تھا نجات نہ پاسکا پس میرے نزدیک اہل یورپ
غیر قوم تا حق کفارہ کے برسون پیچھے ہین **دفعہ ۱۹۳**
پھر کہتا ہی صفحہ ۱۰ سطر ۱۰ کہ آدم اور نوح اور ابراہیم اور
داؤد وغیرہ نے صرف مسیح کے طفیل سے نجات پائی تھی
اگرچہ ممکن نہ تھا کہ وہ لوگ مسیح کے کفارہ سے مثل ہمارے
واقف ہوتے لیکن پھر بھی بے خبر اور بے ایمان نہ تھے
پھر لکھا ہے کہ نجات جو مسیح کے طفیل حاصل ہوئے
اللہ کے بھیدون سے ایک ایسا بھید ہے جسکی ساری کیفیت

کے دریافت کرنے مین آدمی کی ناقص عقل عاجز وحیران ہے
پھر کہتا ہے کہ باوجود حیرانی کے یہ وسیلہ رحمت اور عدالت
اور قدوسی کے موافق ہے بخلاف وسایل بت پرستان
واہل اسلام کے **دفعہ ۱۹۴** کہتا ہون کہ بیشک یون
ہے کفارہ ظاہر نہین ہوتا علاوہ بقول بیہودہ ابن مریم
پر منطبق نہ ہونے کے اسی واسطے اونکو سولی دی گئی اور بعد
صلیب کے بھی یہود ایمان نہ لائے پس حق صریح یہ ہی کہ خبر کفارہ
کبھی نہ آدم کو تھی نہ نوح کو نہ ابراہیم و داؤد وغیرہ کو نہ موسی کو
نہ کسی نبی کو نہ غیر نبی کو لہذا ایک کا فیصلہ موافق انصاف
دہی اور شریعت الہی کے ہوگا اور اسلام کہتا ہی کہ مدار نجات
توحید باری اور اتباع ہادی وقت رہا ہے اور کوئی امت
نہین جسمین ہادی نہ گذرے ہون پس دعوی کرنا ہم اللہ
اللہ ثابت کرتے ہین اور نصاری کے ایسے دعوی پر یہ بات
ہے کہ تو اوسکی ایڑی کاٹیگا اور وہ تیرے سر کو کچلیگا
اس سے کفارہ نکلتا ہے چنانچہ صاحب طریق الحیات اپنے
خیالی پلاؤ پکاتا ہے کہ اسمین شک نہین کہ آدم اس وعدہ سے
سمجھا کہ موعود سے سب کی نجات ہوگی بلکہ گمان ہوتا ہے
کہ خدا نے اس باشکوائس سے اور زیادہ بیان کیا تھا تو
دفعہ ۱۹۵ پس واضح ہو کہ شرع مین واسطے تہذیب
نفس ناطقہ کے جو مطلوب اور مقصود ہوتا ہی وہ صرف چار
خصلت کا قایم کردینا ہے اور ان چارون کی اضداد
کی نفی ہے اور حق سبحانہ تعالی نے جمیع انبیا علیہم السلام
کو انہین چار خصایل کے واسطے بھیجا تھا اور سب شریعتون

کامشاہدہ رہا ہے کا راہنمن چار رون کی ہدایت ہی اور انکے
حاصل کرنے کی تحریص اور انکے متعلقات کا قایم کرنا اور
اونکے ضد اور خلاف سے ڈرانا اور منع کرنا چنانچہ اونہین
چار رون خصلت کے اشباح وصور کو رسب کا نام بریخے
نیکی ہی اور اونکی امتداد کے مکان اور کو اسب کا نام بدی
ہی اور وہ اخلاق جنکا ہونا معاد مین مفید ہی اور نہونا
مضر وہ بھی چار خصلت مین جو شخص بلطور ذوق اور وجدان
کی حقیقت ان چار رون خصلتون کی جان گیا اور اوسنے
ہر طبقہ اور ہر دورہ مین شرایع کا ایصال ان خصال کے
ساتھ پہچان لیا وہی فقیہ فی الدین اور راسخ فی العلم
ہی اور جو کوی شرایع کے اشباح سے ان خصال
کا پتہ لگاکر انکے رنگ مین رنگ گیا اور جسکے نفس ناطقہ نے
ان خصلتون کو اپنے اصل جوہر مین قبول کر لیا وہ محسن
اور نیکوکار اور صوفی اور حق پرست ہی خلاصہ ان چار رون
کا پہچاننا بھی ایک بڑا عظیم اور اشرف کام ہی ذلک
فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

باقی آیندہ راقم محمد سلیم اللہ فتح آباد

عطیہ غیر مترقب

ہم بڑی خوشی اور نہایت منت سے جناب مستغنی عن
الالقاب منشی محمد نصیر الدین احمد صاحب رئیس گولاگھاٹ کا
شکریہ ادا کرتے ہین جنہون نے محض حمایت اسلام بمقابلہ
عیسائیان کے مبلغ پچیس روپیہ بطور عطیہ برائے مشور محمدی عنایت
فرمایا۔ آفرین ایسی ہمت مردانہ پر۔ سچ تو یہ ہے کہ ایسے
ہی غمخوار اور مالی حوصلہ بزرگون کے طفیل سے مذہبی اور
قومی ترقی کے کارو بار چل رہے ہین۔ مگر جب ہم اپنے مشتریون
کے نامون کی فہرست نرد یکھتے ہین تو فورا افسوس یہ معلوم
ہوتا ہی کہ اکثر بزرگوار رسانید دہی کرنے کی عوض مین اخبار
تو لے لیتے ہین مگر قیمت اخبار دو دو تین تین سال سے
بقیہ رکھہ چھوڑے ہین لطف تو یہ ہے کہ خطوط لکھہ لکھہ کے
حیران ہو پر جواب تک ندارد واہ واہ ایسے لوگون سے
مذہب اسلام کسقدر شاکی ہوگا۔ ہم بدل وجان خدا سے
دعا کرتے ہین کہ خدا سے تعالی منشی محمد نصیر الدین احمد صاحب
کو بحفظ وامان سلامت رکھے اور دوسرے مہربانون
کو بھی ایسی ہی ہدایت نصیب کرے آمین فقط

قوم افغان

اگرچہ ہم اپنے مضمون مین قبل اسکے ضمنا یہہ بات بھی بیان
کر چکے ہین کہ سرکار عالی نے جو فوج سرحد پر جمع کی ہی وہ امیر
شیر علیخان کی دہمکی اور روباڈ کے واسطے ہی تاوقتیکہ وہ
معذرت نکرین ورنہ قوم افغان کے ساتھ خدانخواستہ سرکار
کو عداوت نہین ہی اب پھر ہم اوسکا اعادہ کرتے ہین اور
اور اچھی طرح صرف اسی ایک مضمون کو عام کے ذہن نشین
کرنا چاہتے ہین۔

واضح ہو کہ سرکار انگریزی اس قوم کو کبھی حقارت اور غصہ
کی نگاہ سے نہین دیکھہ سکتے ہیں کہ بعض آدمی خیال کرتے
ہین چنانچہ ہمارے بعض ہندوستانی ہمعصرون نے قوم
افغان کی اپنے خیالات مین بہت کچھہ مذمت کی ہی اور

یہان تک لکھا ہی کہ یہہ قوم کچھہ بہادر نہین ہی ہمارے نزدیک
ایسے خیالات بالکل غلط ہین جس حالت مین خود سرکار اس قوم
کو مغرور اور بہادر سمجھتے ہین اور اسکی جیسی کہ چاہیے قدر کرتی
ہی تو کوی وجہہ نہین ہے کہ اہل الرائے قوم افغان کی
مذمت کرین۔

اگرچہ زمانہ کا دستور یہی ہے کہ جب قوم مین سے ایک
شخص بھی کوی بری یا اچھی عادت اختیار کرتا ہے تو تمام
قوم پر اوسکا قیاس کر لیا جاتا ہی۔ جیسا کہ سعدی کے قول
سے ثابت ہی ؎ چو از قومے یکے بے دانشی کرد
نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را ۔ مگر یہہ قاعدہ طبایع عام اہل
دنیا کا ہی نہ عادات قوم کا اور حقیقت مین اسکو کوی
کلیہ قرار دیکر اسکا عملدرآمد کرنا کچھہ ضرور نہین کبھی ایسا ہوتا ہی
کہ ایک قوم کے کچھہ آدمی ایک طرف ہوتے ہین کچھہ دوسرے
طرف۔ اسی طرح کبھی ایسا ہوتا ہی اور کبھی کچھہ۔ چنانچہ یہی امیر
شیر علیخان ہین جو سرکار کے پکے دوست تھے اور مثل
دیگر ماتحت و فرمان بردار رئیسون اور والیان ملک کے مسافت
دور دراز طی کر کے عملداری سرکار مین آئے تھے یا وہی
امیر شیر علی خان ہین کہ انکے خیالات مین (یقیناً) بوجہہ
فتور دماغی اب اسقدر تبدل واقع ہوا کہ بالکل گم صم ہین نہ
منہ سے بولتے ہین نہ سر سے کھیلتے ہین جسکا نتیجہ یہہ ظاہر ہوا
ہوا ہی کہ وہ سرکار کی دشمنی پر آمادہ ہین۔ چاہئے کہ حقیقت
مین ایسا ہو یا نہو اور عام اس سے کہ وہ اپنے دل سے صاف
ہون مگر برتاؤ انکا چونکہ معقول اور نہایت غافلانہ بلا

لغو ہی اسواسطے امر خلاف اتحاد و اطاعت و فرمانبرداری خیال
کیا جاتا ہی کہ آئندہ بھی امیر بعد چشم نمائی یا کسی سخت برتاؤ
کے پھر راہ راست پر آجائین اور دوستی کا دم بھرنے لگین
پس جب یہہ کیفیت اور خاصیت حضرت انسان طبیعت کی ہی
تو محض ایک متنفس کا فعل دوسرون کی الزام دہی یا بدگمانی
پیدا ہونے اور قوم کی برائی کا باعث قرار نہین پا سکتا دیکھو
اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ایک ہی قبیلہ اور خاندان کے لوگ آپسمین
خانہ جنگی کر کے لڑ مرتے ہین فرمائیے ایسی حالت مین کوی قوم پر
الزام کیونکر عاید ہو سکتا ہی چنانچہ یہی وجہہ ہی کہ سلاطین
انصاف گزین ایک شخص کے کسی جرم یا برائی پر تمام قوم سے
بدگمان نہین ہوتے اور خاصکر ایسی حالت مین کہ یہان تو معاملہ
ہی اور صدہا افغان سرکاری فوج مین ملازم اور سرحد پر ہزارہا
آدمی اسی قوم کے گورنمنٹ کے مطیع و فرمان بردار اور بہت
سے افغان گورنمنٹ کے معتمد و عہدہ دار ہین اسی طرح والیان
ملک مین خود خان قلات جو مثل امیر کابل کے ایک بہت بڑا
خودمختار رئیس والی ملک بلوچستان ہی دوست سرکار انگریز
کا ہی اسی طرح بہت سے ایسی ریاستین ہند مین مثل ٹونک
رامپور جاورہ دہلی و نپور دیا تودی و مالیر وغیرہ ہین جنکے
والی ریاست افغان ہین جنکے آبا و اجداد نے سرکار انگریز
کی دوستی مین ناموری و ملک و جاگیرین حاصل کی ہین۔
پس جب اچھی طرح ثابت ہو گیا کہ کسی شخص کا کوی فعل اسکی قوم
کی برائی یا بھلائی کے طرف منحرف نہین ہو سکتا تو یہہ خیال
کہ قوم افغان بری ہی کب صحیح ہوگا بالکل غلط ثابت ہوتا ہی